AL-JAMEI Research Journal
ISSN (Print) 3006-4775 (Online) 3006-4783
https://aljamei.com/index.php/ajrj

ماحولیاتی شعور اور مکالمہ بین الاذاہب

Environmental Awareness and interfaith Dialogue

Dr. Samreen Akram
Government College University, Faisalabad
samreenakram84@gmail.com

Prof. Dr. Humayun Abbas
Dean Faculty of Islamic and Oriental Learning, GCUF
drhumynabbas@gcuf.edu.pk

Abstract

Environmental crises such as climate change, pollution, and resource depletion have become global challenges that transcend geographical, cultural, and religious boundaries. In this context, the role of interfaith dialogue emerges as a vital tool for promoting collective responsibility and sustainable solutions. This aper explores the relationship between environmental awareness and interfaith dialogue, emphasizing how diverse religious traditions provide moral and ethical foundations for ecological protection. By highlighting shared values – such as stewardship, harmony with nature, and accountability to the Creator- interfaith cooperation can foster a universal commitment to environment preservation. The study argues that integrating ecological consciousness into interfaith discussions not only strengthens mutual respect among religious but also mobilizes communities toward practical and ethical responses to environmental issues. Thus, environmental awareness, when coupled with interfaith dialogue, can serve as a powerful avenue for nurturing global solidarity and achieving ecological sustainability.

Keywords:
Environmental Awareness, Interfaith Dialogue, Ecology, Sustainability, Religious Ethics, Climate Change, Global Solidarity, Prof. Dr. Humayun Abbas.

ماحولیاتی شعور کی تعریف (Environmental Awareness)

ماحول سے مراد وہ تمام قدرتی، عناصر اور وسائل ہیں۔ جو انسانی زندگی اور کائنات کی بقاء کے لیے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں: مثلا پانی، زمین، ہوا، جنگلات، پہاڑ، حیوانات اور نباتات (ماحولیاتی شعور) سے مراد انسان کا یہ فہم وادراک ہے۔ کہ ان عناصر کے بغیر اس کی زندگی ممکن نہیں۔ اور ان کا تحفظ اس کی افرادی واجتماعی ذمہ داری ہے۔ جدید اصطلاح میں ماحولیاتی شعور کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنی سرگرمیوں

کے اثرات کو سمجھے اور ماحول دوست طرزِ زندگی اپنائے۔ یہ شعور انسان کو اس بات پر بھی آمادہ کرتا ہے کہ وہ اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں ایسے اقدامات کرے جو فطرت سے ہم آہنگ ہوں۔[1]

قرآن مجید میں ماحولیاتی شعور کا تصور

قرآن مجید میں کئی مقامات پر کائنات کی نشانیوں پر غور و فکر اور ان کے تحفظ کی تعلیم دی گئی ہے۔[2]

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

هُوَ االَّذِی جَعَلَكُمْ خَلَا ئِفَ فِی الْاَرْضِ (فاطر:۳۹)

ترجمہ: وہی ہے جس نے تمھیں زمین میں خلیفہ بنایا۔[3]

یہ آیت انسان کی ذمہ داری کو واضح کرتی ہے کہ وہ زمین پر اللہ کا نائب ہے اور اسے ماحول کہ دوست رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا گیا۔

ولا تُبذر تَبذیراً ، اِ نّ المُبذِرینَ کانوُ ا اخوانَ الشّیا طِین (بنی اسرایل۲۶۔۲۷)

ترجمہ۔ فضول خرچی نہ کرہ، بے شک فضول خرچ شیطان کے بھائی ہیں،[4]

یہ تعلیم دراصل وسائل کے اعتدال پسندانہ استعمال کی طرف اشارہ ہے، جو ماحولیاتی شعور کی اساس ہے۔

احادیث میں ماحولیاتی تحفظ کا تصور

رسول اللہؐ نے ماحول کے تحفظ کے لیے کئی تعلیمات دیں۔

آپؐ نے فرمایا: الطهور من شطر الايمان[5]

ترجمہ: صفائی نصف ایمان ہے۔

ایک اور حدیث میں آپؐ نے درخت لگانے کی فصیلت بیان کی ہے،

مَا مِّن مسلم یغرِسُ غَرَ سا الا کان مَا اکل منهُ لَهُ صَدَقَتً [6]

ترجمہ۔ جو مسلمان کوئی درخت لگاتا ہے اور اس سے پرندہ یا انسان یا جانور کھاتا ہے تو یہ اس کے لیے صدقہ ہے۔

یہ تعلیم دراصل ماحولیاتی شعور کی عملی بنیاد ہے۔

اسلامی فقہ میں ماحولیاتی تحفظ کا تصور

اسلامی فقہ میں بھی ماحول کو نقصان پہنچانے سے منع کیا گیا ہے۔

اصولِ فقہ کی ایک اہم بنیاد لا ضرر ولا ضرار ہے یعنی نہ خود نقصان اٹھاؤ اور نہ دوسروں کو نقصان پہنچاؤ۔[7]

اسی اصل کے تحت ماحولیاتی آلودگی، پانی کے ذرائع کو خراب کرنا اور جنگلات کی کٹائی جیسے امور ممنوع قرار پائے ہیں۔

مذاہب عالم میں ماحولیات کا تصور

عیسائیت

عیسائیت میں زمین کو 'خدا کی امانت' قرار دیا گیا ہے۔ بائبل میں دیا گیا ہے۔

”خداوند نے انسان کو باغ میں رکھا تا کہ وہ اس کی نگہداشت اور حفاظت کرے۔“(کتاب پیدائش ۲:۱۵)

یہ تعلیم انسان کی ذمہ داری کو ظاہر کرتی ہے۔کہ وہ فطرت کا محافظ کے طور پر پیش کرتی ہے نہ کہ مالک کے طور پر

اس نقطہ نظر کے تحت زمین کا استحصال نہیں بلکہ اس کا تحفظ عیسائی اخلاقیات کا تقاضا ہے۔

جدید دور میں پوپ فرانسس نے ”Lauadato Si “ میں ماحولیات کے تحفظ کو مذہبی اور اخلاقی ذمہ داری قرار دیتے ہوئے کہا۔

[8]“The earth is our common home, nand we are called to protect it.”

یہودیت

یہودی مذہبی روایات میں زمین کو خدا مان کر تخلیق مان کر اس کے تحفظ پر زور دیا گیا ہے۔تورات میں ’شمیتا‘ کا تصور ملتا ہے

جس کے مطابق ہر ساتویں سال زمین کو آرام دیا جاتا ہے تا کہ وہ دوبارہ زرخیز ہو سکے۔

چھ سال تک تم اپنے کھیت بوتے اور اس کی پیداوار کاٹتے رہو گے لیکن ساتویں سال زمین کے لیے مکمل آرام کا سال ہو گا۔[9]

یہ قانون ماحولیاتی توازن کو برقرار رکھنے کے لیے قدیم یہودی فکر کا حصّہ تھا۔اس کے ساتھ ساتھ تورات میں درختوں کی حفاظت کا بھی حکم دیا گیا ہے۔

تم میدان میں درختوں کو مت کاٹو، کیونکہ درخت بھی انسان نہیں کہ تم انہیں گھبرا کر کاٹ ڈالو۔(استثنا۱۹:۲۰)[10]

بُدھ مت

بدھ مت میں تمام جانوروں کو ’اہمیت و احترام‘ حاصل ہے۔فطرت کے ساتھ ہم آہنگی بدھ مت کی روحانی تعلیمات کا لازمی جزو ہے

جسے نقصان پہنچانا گویا اپنی روحانیت کو مجروح کرنا ہے۔بدھ مت کی تعلیمات کے مطابق:

“To live in harmony with nature is to live in hormony with the Dharma” [11]

بُدھ مت کے راہب فطرت کے تحفظ کو عبادت کا حصّہ سمجھتے ہیں۔اور جنگلات، پہاڑوں اور دریاؤں کو مقدس مانتے ہیں۔جدید بُدھ مفکرہ جوانا میسی (Johnna Macy) نے اس بات پر زور دیا ہے۔کہ بدھ مت انسان کو ”eco_ centric“ زندگی گزارنے کی دعوت دیتا ہے۔[12]

ہندومت

ہندومت میں فطرت کو الٰہی تجلی سمجھا جاتا ہے دریاؤں، درختوں اور پہاڑوں کو دیوی دیوتا کی شکل میں مقدس مانا جاتا ہے۔اور ان کے احترام کو عبادت سمجھا جاتا ہے۔ویدوں کو ماتا اور زمین کو، بھومی دیوی، کہا جاتا ہے۔

رگ وید میں ایک مقام پر کہا گیا ہے:

“ May we protect the waters, the trees, and the earth as our scared mother “(Rig Veda)[13]

ہندو روایات کے مطابق گنگا ندی کو مقدس مانا جاتا ہے اور اس کا احترام کرنا مذہبی فریضہ سمجھا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہندو فکر میں ماحولیاتی تحفظ براہ راست روحانی زندگی سے جڑا ہوا ہے۔[14]

ہر مذہب نے فطرت کے ساتھ ہم آہنگی اور ماحول کے تحفظ کو بنیادی روحانی اور اخلاقی فریضہ قرار دیا ہے۔

مکالمہ بین المذاہب

تعریف وپس منظر

مکالمہ بین المذہب سے مراد مختلف مذاہب کے پیروکاروں کے درمیان ایک ایسا مثبت اور تعمیری رابطہ ہے جس کا مقصد باہمی، احترام، رواداری اور مشترکہ انسانی اقدار کی بنیاد پر مسائل کے حل تلاش کرنا ہے عصرِ حاضر میں جب کہ دنیا کو موحولیاتی بحران،

دہشت گردی اور معاشرتی کشیدگی جیسے مسائل کا سامنا ہے۔[15]

اسلام میں بھی مکالمہ کی روایت موجود ہے۔ قرآن میں فرمایا گیا ہے۔

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ (ال عمرآن:۶۴)[16]

ترجمہ: اے اہل کتاب! آؤ اس بات کی طرف جو ہمارے اور تمھارے رب کے درمیان برابر ہے۔

یہ آیت دراصل مکالمہ بین المذاہب کی قرآنی بنیاد ہے جس کا مقصد انسانیت کو مشترکہ اقدار پر جمع کرنا ہے۔

جدید دنیامیں مکالمہ بین المذاہب کی ضرورت۔

انسانی تاریخ اس بات کی شاہد ہے۔ کہ مذہب ہمیشہ فرد اور معاشرت کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتا رہا ہے۔ موجودہ علمی حالات میں جب دنیا مذہبی، نسلی اور تہذہبی تقسیم کا شکار ہے۔ مکالمہ بین المذاہب کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے۔ یہ مکالمہ مختلف مذاہب کے ماننے والوں کو باہمی احترام، برداشت اور مشترکہ انسانی اقدار کے دائرے میں لانے کا ذریعہ ہے۔

Hans Kung لکھتے ہیں۔

"No survival of humanity without a global ethics, and no global ethics without dialogue among religions "[17]

ماحولیاتی شعور اور مکالمہ بین المذہب کا باہمی تعلق

مشترکہ اقدار کا فروغ

ماحولیات کامسئلہ ایک عالمی مسئلہ ہے۔ جو مذہب، قومیت اور جغرافیہ کی حدود سے ماوراہے؛ تمام بڑے مذاہب میں یہ تصور پایا جاتا ہے کہ انسان زمین کا مالک نہیں بلکہ محافظ ہے۔ اور یہ تمام تصورات ایک دوسرے سے قریب تر ہیں اور مکالمہ بین المذاہب کے ذریعے ان کے مشترکہ اصولوں کو اجاگر کیا جاسکتا ہے۔ یہ مشترکہ تعلیمات مکالمہ بین المذاہب کے ذریعے مختلف مذہبی برادریوں کو ایک دوسرے کے قریب لاسکتی ہیں۔ تا کہ وہ ماحولیات کے تحفظ کو اپنی مذہبی ذمہ داری سمجھ کر اس پر عمل کریں۔[18]

مکالمہ بین المذاہب: ماحولیاتی شعور کی ترویج کا ذریعہ

بین المذاہب مکالمہ صرف مذہبی ہم آہنگی ہی نہیں بلکہ علمی تعاون کو بھی فروغ دیتا ہے۔ جب مختلف مذاہب کے نمائندے ماحولیات پر بات کرتے ہیں۔ تو وہ اپنے اپنے عقائد کی بجائے مشترکہ اقدار کو بنیاد بناتے ہیں۔ اس طرح ماحولیاتی مسائل پر ایک اجتماعی عالمی موقف ابھرتا ہے۔ مثال کے طور پر (COP 21) Paris Climate Conference میں ۲۰۱۵ء میں مختلف مذاہب کے رہنماؤں نے ماحولیات کے تحفظ کے حق میں مشترکہ اعلامیہ جاری کیا۔[19]

مذہبی اخلاقیات اور ماحولیاتی ذمہ داری

مذاہب کی اخلاقی تعلیمات جیسے عدل، اعتدال، عدمِ اسراف اور امانت داری براہ راست ماحولیات سے تعلق رکھتی ہیں۔

اسلام میں اسراف سے منع کیا گیا ہے۔

عیسائیت میں Stewardship یعنی زمین کی ذمہ دارانہ دیکھ بھال پر زور دیا گیا ہے۔

یہودیت میں Tikkun Olam • دنیا کی اصلاح) کا تصور پایا جاتا ہے۔

مکالمہ بین المذاہب کے ذریعے ان تصورات کو جوڑ کر عالمی سطح پر ایک اخلاقی منشور تشکیل دیا جا سکتا ہے۔[20]

پاکستانی تناظر میں باہمی تعلق

پاکستان جیسے ملک مین جہاں مختلف مذاہب اور مسالک کے لوگ رہتے ہیں۔ماحولیاتی بحران (سیلاب، پانی کی کمی، فضائی آلودگی) کے حل کے لیے مذہبی ہم آہنگی نہایت ضروری ہے۔اگ مساجد، گرجاگھر، مندر اور گردوارے مشترکہ طور پر ماحولیات پر شعور اجاگر کریں تو عوامی بیداری زیادہ مؤثر ہوگی۔[21]

مذہبی بنیادوں پر ماحولیاتی تحریکات

دنیا کے مختلف حصوں میں مذاہب کے رہنماؤں نے ماحولیاتی شعور کو اجاگر کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

۲۰۱۵ء میں پوپ فرانس نے اپنی انکلیکل Laudato Si میں ماحولیات کو۔اخلاقی ذمہ داری۔ قرار دیا ہے۔[22]

اسلامی فقہی اکیڈمی (جدہ) نے ۲۰۰۰ء میں قرارداد منظور کی جس میں، ماحولیاتی تحفظ کو دینی فریضہ، کہا گیا ہے۔

ہندو مذہبی رہنماؤں نے، گنگا ایکشن پلان، (۱۹۸۵ء) میں شروع کیا۔ تاکہ مقدس دریا کی صفائی ممکن ہو۔[23]

جدید دنیا میں ماحولیاتی بحران

جدید دنیا تیز رفتار صنعتی ترقی، سائنسی ایجادات اور ٹیکنالوجی پیش رفت کا مظہر ہے۔لیکن ان ہی عوامل نے فطرت اور ماحولیات پر منفی اثرات مرتب کیے ہیں نتیجتاً آج دنیا ایک شدید ماحولیاتی بحران کا شکار ہے۔جس نے انسانی صحت، معاچرتی استحکام اور علامی امن کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔

ماحولیاتی بحران اس صورت حال کو کہا جاتا ہے۔جب انسان کے غیر متوازن اور بے تحاشا استعمال کی وجہ سے فطرت کے وسائل، زمین، جنگلات فضا اپنی اصل کیفیت بر قرار رکھنے میں ناکام ہو جائیں۔اور زندگی کی بقاء کے لیے خطرات پیدا ہو جائیں۔[24]

جدید دنیا میں ماحولیاتی بحران شدت اختیار کر رہا ہے۔

گلوبل وارمنگ۔

فضائی و آبی آلودگی۔

جنگلات کی بے دریغ کٹائی۔

حیوانات و نباتات کی نسلوں کا خاتمہ۔

ان مسائل نے ماحولیاتی شعور کی کمی کو ظاہر کیا ہے۔[25]

مکالمہ بین المذاہب کے ذریعے ماحولیاتی مسائل کا حل

بین المذاہب کے درمیان مکالمہ سے بہت حد تک ماحولیاتی مسائل پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

شعور اور آگاہی کی ترویج

مذہبی رہنما عوام پر سب سے زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں۔ اگر وہ مکالمہ بین المذاہب کے پلیٹ فارم پر مل کر ماحولیاتی شعور اجاگر کریں۔ تو یہ عام عوام تک زیادہ تیزی اور مؤثریت سے پہنچ سکتا ہے۔[26]

مشترکہ علمی مہمات

درخت لگانے کی مشترکہ بین المذاہب مہمات۔

عبادت گاہوں کو ماحول دوست مراکز بنانا۔ مثلاً سولر انرجی کا استعمال، پانی کی بچت، وغیرہ)

اجتماعی صفائی اور فضلہ مینجمنٹ پروگرام۔

پالیسی سازی پُر اثر

بین المذاہب پلیٹ فارم سے جاری ہونے والے بیانیے حکومتوں اور بین الاقوامی اداروں کو زیادہ متاثر کرتے ہیں۔ ۲۰۱۵ء کے Paris Climate Agreement میں مختلف مذاہب کے رہنماؤں کی سفارشات شامل کی گئیں۔[27]

انتہاپسندی اور تقسیم کا خاتمہ

اکثر ماحولیاتی مسائل مذہبی یا نسلی تنازعات کی وجہ سے پس پُشت چلے جاتے ہیں۔ مکالمہ بین المذاہب ان رکاوٹوں کو کم کرتا ہے۔ اور مختلف برادریوں کو مشترکہ مقصد (زمین کا تحفظ) پر متحد کرتا ہے۔[28]

تعلیمی نصاب میں شمولیت

ماحولیاتی شعور اور مکالمہ بین المذاہب کو دینی و عصری تعلیمی نصاب کا حصّہ بنایا جائے۔ تاکہ نئی نسل میں بیداری پیدا ہو۔

پاکستانی تناظر میں

پاکستان شدید ماحولیاتی خطرات کا شکار ہے (سیلاب، درجہ حرارت میں اضافہ، پانی کی قلت) یہاں پر مکالمہ بین المذاہب کے پلیٹ فارم کو استعمال کرتے ہوئے۔

مساجد، گرجاگھروں، مندروں اور گردواروں میں یکساں طور پر ماحولیاتی آگاہی پھیلائی جاسکتی ہے

مذہبی اقلیتوں کو شامل کرکے قومی سطح "Green Pakistan" مہم کو کامیاب بنایا جاسکتا ہے۔[29]

نتائج

جدید دنیا میں ماحولیاتی بحران ایک کثیر الجہتی مسئلہ ہے۔ جس کے اسباب انسانی لالچ، صنعتی ترقی اور فطرت کے غیر متوازن استعمال میں پوشیدہ ہیں۔ اس بحران کے اثرات انسانی صحت، معشیت اور عالمی امن پر تباہ کن ہیں۔ لہٰذا اس کے حل کے لیے سائنسی اقدامات کے ساتھ ساتھ مذہبی، اخلاقی اور سماجی شعور بھی لازمی ہے۔

ماحولیاتی بحران ایک ایسا چیلنج ہے۔ جس کا سامنا تمام مذاہب کے ماننے والے کر رہے ہیں۔ مکالمہ بین المذاہب اس بحران کے حل کے لیے نہ صرف ایک فکری اور اخلاقی پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ بلکہ عملی اقدامات کی راہ ہموار کرتا ہے۔ تمام مذاہب کی مشترکہ تعلیمات اس بات پر زور

دیتی ہیں۔ کہ انسان فطرت کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر اپنی بقاء کو یقینی بنائے۔ اگر یہ مکالمہ عملہ اقدامات میں ڈھل جائے تو ماحولیاتی مسائل کی راہ ہموار ہو سکتی ہے۔ مزید برآں

- ماحولیاتی شعور اور مکالمہ بین المذاہب ایک دوسرے کے تکمیلی عناصر ہیں۔
- مکالمہ بین المذاہب کی مشترکہ تعلیمات انسانیت کو زمین کے تحفظ کے لیے متحد کر سکتی ہیں۔
- مکالمہ بین المذاہب ماحولیاتی شعور کو فروغ دینے کا مؤثر ذریعہ ہے۔
- موجودہ دور میں یہ باہمی تعلق عالمی امن، سماجی ہم آہنگی اور فطرت کے تحفظ کے لیے ناگزیر ہے۔

سفارشات

ماحولیاتی بحران پر قابو پانے اور مکالمہ بین المذاہب کو فروغ دینے کے لیے چند سفارشات درج ذیل ہیں۔

i. بین المذاہب ماحولیاتی کونسلز Interfaith Envirnmental Councils کا قیام کیا جائے۔

ii. مذہبی تقریبات اور عبادات میں ماحولیاتی پیغامات کا مستقل حصّہ ہونا چاہیے۔

iii. مذہبی نصاب میں ماحولیات اور تحفظِ فطرت کے موضوعات شامل کئے جائیں۔

iv. حکومت اور سول سوسائٹی کے ساتھ بین المذاہب اداروں کے اشتراک کا قیام۔

v. مذہبی رہنماؤں کو ماحولیاتی پالیسی ڈائیلاگ میں باقاعدہ نمائندگی دی جائے۔

Referenc/حوالہ جات

[1] (UNESCO, Environmental Education: A Manual for Teachers, Paris : UNESCO, 1990, P.12)

[2] مسود، خالد، اسلامی ماحولیاتی فکر، لاہور: ادارہ ثقافت اسلامیہ، ۲۰۱۵، ص ۲۲

[3] القرآن، ۳۹، ۴۵

[4] ایضاً ۱۷، ۲۷، ۲۶

[5] صحیح مسلم، بیروت: دار ابن حزم، ۱۹۹۸، کتاب الطہارت، حدیث ۲۲۳

[6] صحیح بخاری، کتاب الحرث والمزراعہ، بیروت دار طوق النجاۃ، ۱۴۲۲ھ، حدیث ۲۳۳

[7] مالک، امام، الموطا، کتاب الحکام، بیروت: دار احیا التراث العربی ۱۹۹۹، حدیث: ۳۱

[8] Holy Bible , Genesies 2: 15, The Gideons International Edition, P.4

[9] Torah, Leveitcus 25: 4. The Jewish Publication Society, Philadelphia, P.112.

[10] Torah, Deuteronomy, 20:19, JPS Edition, P.204

[11] Macy, Joanna, World as Lover, World as Self, Berkeley: Parallax Press, 2007. P.63

[12] Donald.K, Swearer. The Buddhiest World of Southeast Asia. Albany: State University of New York Press, 1995, P.215.

[13] Rig Veda, Hymn 10.9.1, Ralph T.H. Griffith's Translation, Delhi: Motilal Banarsidass, 1973, P.243.

[14] Prime, Ranchor , Hinduism and Ecology , Dehli: Oxford University Press , 1992.p. 17

[15] Kung, Hans, Global Responsibility, In search of a new World Ethic, New York: Crossroad, 1991, p,45

[16] القرآن ، ٦٣،٣

[17] Kang, Hans, Global Responsibility: In Search of a New World Ethic. New York: Crossroad, 1991, P.47

[18] Nasir Hussain, Seyyed ,Rligion and the Order of Nature . Oxford University Press, 1996, P.91
[19] United Nation, Environmental Programme (UNEP), Intarfaith Partnership for the Environment, New York : UN2016, P.42.
[20] Kung, Hans , Global Responsibility: In search of a New World Ethic. New York: Crossroad, 1991, P.75
[21] Athar, Shahid, Enironment and Islam, India : Islam Foundation, 2005, P.58.
[22] Pop Fraccis , Laudato Si. Vatican City: Vatican press, 2015, P.13
[23] United Nations, Interfaith Parternship: Report, 1997, P. 22
[24] Nasir Hussain, Seyyed, Man and Nature: The Spirtiual Crisis in Modren Man. Lodon: Kazi Publications, 1996, P.22
[25] United Nations Environmental Programme, Interfaith Partnership Report, New York: UN,1997, P.33.
[26] Atahr, Shahid, Environment and Islam ,2005, P.61
[27] UNDP, Pakistan, Climate Change Report, Islamabad: UNDP, 2020, P.55.
[28] Kung, Hans , Global Responsibility: Insearch of a New World Ethic, New York: Crossroad, 1991, P.78.
[29] UNDP Pakistan , Climate Change Report, 2020, P.55.